© rasailojaraid.com

اور معلّمات کی تربیت کا پہلا کورس مکمل کراتے ہوئے اس میدان میں پہل کردی ہے۔ ان عظیم مقاصد کی تکمیل کے لئے ایسے تربیتی کورسز کے انعقاد سے ہماری درسگاہوں کی بہتر تعمیر و ترقی کے راستے کھلیں گے اور ان کے فضلا کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر زیادہ پذیرائی حاصل ہوگی۔ ان کورسز کے انعقاد کیلئے موجودہ حکومت اور جامعة الدُّوَل العربية (عرب لیگ) سے مناسب مالی اور فنی امداد بھی لی جاسکتی ہے...... ان شاء اللہ تعالیٰ

باپ نے حج نہیں کیا، بیٹا اس کی زندگی میں حج کرسکتا ہے؟

سوال: باپ حیات ہو اور اُس نے حج نہ کیا ہو تو کیا ایسی صورت میں بیٹا حج کرسکتا ہے؟

جواب: اگر بیٹا باپ سے علیحدہ ہو تو اس کی کمائی الگ ہو تو وہ اپنے روپے سے حج کرسکتا ہے اور اس کا حج صحیح ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے:

﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آلِ عمران: ۹۷)

''اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسے لوگوں پر حج (فرض) ہے جو بیت اللہ شریف کی طرف پہنچنے کی طاقت رکھتے ہیں۔''

بیٹا چونکہ اپنے مال سے بیت اللہ تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے لہٰذا اس آیت کی رُو سے اس کے ذمہ حج ضروری ہے۔ رہا یہ سوال کہ بیٹے کی کمائی باپ کی ہے، تو یہ اس صورت میں ہے کہ باپ محتاج ہوجائے اور اپنا خرچ نہ اُٹھا سکے تو بیٹے کے مال سے بقدرِ ضرورت لینے کا حقدار ہے، نہ یہ کہ بیٹے کے مال کا باپ حقیقتاً مالک ہے اور حدیث میں جو الفاظ «أنتَ و مالك لأبيك» آئے ہیں، ان کا یہی معنی ہے کہ باپ بیٹے کے مال سے اپنی ضرورت پوری کرسکتا ہے۔ اگر وہ خود بیٹے کے مالک ہوتا تو وراثت میں چھٹا حصہ کیوں لیتا؟ اگر سائل کا یہ مطلب ہے کہ کمائی باپ کی ہے اور مالک باپ ہے اور بیٹا ویسے ہی بطورِ اولاد ہونے کے باپ کے تحت کام کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ باپ ہی بیٹے کو حج کرائے، جو درست نہیں۔

اگر باپ نے اپنا حج نہ کیا ہو تو بیٹے کا حج ہوجائے گا لیکن باپ کے ذمہ رہے گا۔ اگر زندگی میں حج کرلیا تو اس کے ذمہ سے اُتر گیا ورنہ جو وعید تارکِ حج کے لئے ہے یعنی یہودی ہوکر مرا یا نصرانی ہوکر، تو باپ اس کا مستحق ہوگا۔ (فتویٰ حافظ عبداللہ محدث روپڑی: ج۲/ص ۵۷۷)

www.KitaboSunnat.com